الرشید ۔لاہور) سے ذہنی و فکری ہم آہنگی کے سبب لندن قیام کے دوران اکثر بندہ کے پاس تشریف لاتے رہتے ہیں بندہ ''الرشید'' کی مجلس ادارت میں بھی شامل ہے۔ کبھی کوئی مضمون ''الرشید''میں نہیں چھپا ہے ورنہ پاکستان میں عموماً''الشریعہ'' کے علاوہ ''الفاروق'' کراچی ہی میں بھیجا ہے۔ آج مولانا عبدالرشید ارشد صاحب فرمانے لگے آپ اپنے مضامین پاکستان کے دیگر دینی رسائل میں کیوں نہیں بھیجتے انہوں نے ''الحق''کا خاص طور سے نام لیا تو بندہ نے عرض کیا ان بزرگوں سے میرا کوئی تعارف نہیں ہے لیکن آپ نے الرشید کے ''واردات و مشاہدات''میں مولانا راشد الحق سمیع صاحب کا ذکر کیا تھا اس کی وجہ سے ان کی طرف طبعاً کشش محسوس ہوئی اور مولانا عتیق الرحمان صاحب کے ہاں بھی انکا تذکرہ نکلا لیکن ذاتی طور پر کوئی تعلق نہ ہونے کی وجہ سے نہیں بھیج سکا۔ تو مولانا عبدالرشید ارشد صاحب نے فرمایا''الحق''پاکستان کے دینی رسائل میں بہت زیادہ پڑھا جاتا ہے۔اس میں آپ کے مضامین ضرور ہی آنے چاہیں آپ آج ہی اپنا کوئی مضمون روانہ کریں وغیرہ وغیرہ۔ مولانا کے فرمانے کی بناء پر بندہ ہمت کر کے ایک چھوٹا سا مضمون برائے اشاعت ارسال خدمت کر رہا ہے۔پاکستان کے اکثر علماء کرام و بزرگانِ دین سے تعلق خاطر ہے مگر آنجناب سے ابتک شرف ملاقات حاصل نہیں ہو سکا شاید اسلئے کہ بندہ پاکستان کے اسفار میں اسلام آباد سے آگے نہیں جاسکا (حالانکہ ہمیشہ اکوڑہ خٹک اور بالاکوٹ جانے کی تمنا رہی) اور آنجناب کی یہاں تشریف آوری نہیں ہوتی۔ بہر حال اس عریضہ کے ذریعہ آں محترم سے ربط اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔حاضرین کی خدمت میں غائبانہ سلام مسنون دعا کی استدعا۔ فقط والسلام

محتاج دعا (مولانا) محمد عیسیٰ منصوری، سیکرٹری جنرل ورلڈ اسلامک فورم (لندن)

ماہنامہ الحق میرا دوست اور ہمسفر (کاتب اول ماہنامہ الحق)

ماہنامہ الحق میرا بہترین دوست ہے۔ ہر ماہ جب مجھے ملنے آتا ہے تو میں اسے دیکھ کر اور مل کر بہت خوشی محسوس کرتا ہوں۔اس سے بغلگیر ہوتا ہوں۔ محبت سے اسے تھپکی دیتا ہوں اور اسکے زندہ سلامت رہنے کی دعا کرتا ہوں۔ مجھے اس پیارے جریدہ سے اس قدر پیار کیوں نہ ہو میں

نے اسکے تقریباً 200 شماروں کے ہزاروں صفحات کی کتابت اپنے ہاتھ سے کی۔ جب بھی الحق میرے سامنے آتا ہے مجھے وہ خوبصورت لمحات یاد آتے ہیں۔ جب مولانا سمیع الحق صاحب پہلے پرچہ کے مسودہ کیساتھ نوشہرہ میرے غریب خانے پر تشریف لائے تھے۔ اس وقت میں نوشہرہ لالکڑتی میں ایک کرائے کے کمرہ میں رہائش پذیر تھا اور پاکستان تمباکو کمپنی اکوڑہ خٹک میں میری ملازمت تھی۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے الحق کے پہلے شمارہ کا مسودہ میرے حوالے کیا اور کہا۔ ''آج سے اس کی کتابت اور طباعت آپ کے حوالے ہے۔ آپ جانیں اور آپ کا کام۔ ہمیں تو صرف خوبصورت تیار پرچہ چاہیے۔'' اسکے ایک ڈیڑھ ماہ بعد میں اپنے کمرہ میں تنہائی میں خاموش بیٹھا تھا کہ اچانک مولانا عبدالرحمان صاحب (لیکچرار گورنمنٹ کالج نوشہرہ) میرے پاس آئے اور آتے ہی بڑے جذباتی انداز سے کہا ''آپ نے الحق کا پہلا شمارہ دیکھا ہے۔'' میں نے کہا نہیں۔ تو پھر مولانا عبدالرحمان صاحب نے فوراً الحق کا پہلا پرچہ مجھے دیتے ہوئے کہا ''نہیں دیکھا تو اب دیکھ لیں۔'' میں نے شمارہ پر ایک نظر ڈالی اور کہا ''کچھ اچھا چھپ گیا ہے'' مولانا عبدالرحمان نے پھر جذباتی انداز سے کہا ''کچھ اچھا نہیں بلکہ بہت اچھا چھپ گیا ہے۔'' ان الفاظ سے میری حوصلہ افزائی ہوئی۔ مجھے یاد ہے کہ الحق کے پہلے شمارہ کا ٹائٹل سفید کاغذ کا تھا اور اس پر نیلے رنگ میں تھے۔ پھر آہستہ آہستہ الحق نے وقت گزرنے کیساتھ ساتھ بہت سے لباس تبدیل کئے۔ مولانا سمیع الحق صاحب اور میری محنت اور دلچسپی نے الحق کو ایک طویل مدت خوبصورت بنائے رکھا۔ رفتہ رفتہ وقت تبدیل ہوتا گیا۔ سیاست کے گرداب نے مولانا سمیع الحق صاحب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور انکی توجہ تقسیم ہونا شروع ہو گئی۔ دوسری جانب میری ملازمت کی ذمہ داریاں بڑھ گئیں اور میں بھی الحق کو پوری توجہ نہ دے سکا۔ ہر کام میں وقت کیساتھ ساتھ تبدیلی ضرور آتی ہے کیونکہ　ع　ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں۔

چونکہ الحق کی بنیادیں بڑے خلوص سے اٹھائی گئیں تھیں غالباً اسی وجہ سے الحق اپنی خوبصورتی ابھی تک قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس خوبصورتی کا قائم رکھنے میں مولانا سمیع الحق صاحب کے علاوہ اب انکے بیٹے مدیر الحق راشد الحق صاحب اور جناب شفیق فاروقی صاحب کا بہت بڑا ہاتھ